سوال

(118) مسجد دور ہونے کی وجہ سے جمعہ نہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحضورِاقدس دامت برکاتہم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ فتویٰ مرسلہ حضور کا پہنچا، جس سے اجازت قیامِ جمعہ کی ثابت ہوئی، مگر یہ بات مخل رہ گئی کہ آج کل جو موسم برسات نہیں ہے اور وہ دقتیں جو موسم برسات میں پیش آتی ہیں، آج کل وہ دقتیں پیش نہیں آتی ہیں، مگر محض ایک کوس کا فاصلہ ہونے کی وجہ سے بہتیرے لڑکے اور سیانے نمازِجمعہ نہیں ادا کر سکتے ۔ لہٰذا آج کل ہم بستی مذکور میں اذانِ خفیہ سے جمعہ قائم کر سکتے ہیں یا نہیں یا موسم برسات ہی کی اجازت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو لڑکے اس جگہ، جہاں نمازِجمعہ ہوتی ہے، جا سکیں، جا کر ادا کریں اور جو نہ جا سکیں نہ جائیں ۔ لڑکوں پر نمازِجمعہ فرض نہیں ہے اور سیانے اگر معذور (بیمار) ہیں تو ان پر بھی نمازِجمعہ فرض نہیں ہے اور اگر معذور نہیں ہیں تو ان کو اس جگہ جا کر نمازِجمعہ ادا کرنا چاہیے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِمبارک میں لوگ اس سے بھی زیادہ دور سے نمازِجمعہ کے لیے آیا کرتے تھے ۔ مشکوۃ شریف (ص: ۱۱۳) میں ہے :

عن طارق بن شھاب قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الجمعة حق واجب علیٰ کل مسلم فی الجماعة إلا علیٰ أربعة: عبد مملوک أو امرأة أو صبی أو مریض)) [1] (رواہ أبو داوٗد)

[طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر باجماعت جمعہ ادا کرنا فرض ہے، سوائے چار کے: مملوک غلام، عورت، بچہ اور بیمار]

صحیح بخاری (۱/۱۰۳ طبع مصری) میں ہے :

’’عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت: کان الناس ینتابون یوم الجمعة من منازلھم والعوالی فیأتون فی الغبار‘‘ [2] الحدیث،

[ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے ڈیروں اور بالائے مدینہ (عوالی) سے جمعے کے لیے آیا کرتے تھے، چنانچہ وہ گرد و غبار میں چلتے ہوئے آتے]

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحدیث (۱۰۶۷)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٨٦٠) صحيح مسلم، رقم الحديث (٨٤٧)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 251

محدث فتویٰ